سوال

(361)چارسال تک بیوی سے دور رہااوراں کہہ کرچھوڑ دیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مرد نے اپنی عورت کو چار برسوں کے قریب سے چھوڑ دیا ہے اور اس کو ماں کہا ہے۔ اس کے پاس آتا ہے نہ اس کو کچھ خرچ بھیجتا ہے۔ اور نہ اس کی خبر لیتا ہے۔ تین برسوں سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ سفر میں وہ بہت دور جا بیٹھا ہے اور اس کو خط بھی بھیجا گیا عورت کی طرف والوں کا کہ تم طلاق دے دو یا اس سے میل کرو اور زمانے کے موافق اس کی خبر لو، مگر اس نے اس کا کچھ جواب نہیں بھیجا، اس نے پھر ایک خط رجسٹری کر کے اس کے پاس بھیجا، اس کی رسید سرکاری ضابطہ سے ملی، مگر اس نے کچھ جواب اپنے گھر نہیں بھیجا، پھر اس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مرد کے پنچے سے رہائی اور کسی دوسرے سے نکاح کر لینے کی کوئی صورت شرع میں ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اس عورت کے واسطے اس مرد کے پنچے سے رہائی اور کسی مرد سے نکاح کر لینے کی صورت یہ ہے کہ عورت حاکم شرع کے روبرو اس بات کی درخواست کرے کہ میرا شوہر اس مدت سے مجھے اپنی ماں کہہ کر غائب ہے۔ میرے لیے کچھ خرچ چھوڑ گیا ہے، نہ خرچ بھیجتا ہے نہ میرے کسی خط کا جواب دیتا ہے۔ اب میرے گزران کی کوئی صورت اس مرد کے نکاح میں رہ کر نہیں ہے، لہذا درخواست کرتی ہوں کہ میرا نکاح اس مرد سے فسخ کر دیا جائے کہ عدت کا زمانہ کاٹ کر کسی دوسرے سے اپنا نکاح کر لوں۔

حاکم مذکور اس عورت سے اس بات کے گواہان لے کر کہ اس کا شوہر فی الواقع اتنی مدت سے غائب ہے نہ خرچ چھوڑ گیا ہے اور نہ خرچ بھیجتا ہے، نکاح مذکور کو فسخ کر کے حکم دے کہ بعد انقضائے عدت کے دوسرے سے اپنا نکاح کر لے۔ شامی (2/712چھاپہ مصر) میں فتاویٰ "قاری الھدایۃ" سے منقول ہے:

"حیث سأل عمن غاب زوجھا ولم یترک لھا نفقۃ۔ فأجاب: إذا أقامت بینۃ علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذ وھو قضاء علی الغائب، وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا، فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجھا من الغیر بعد العدۃ واذا حضر الزوج الاول وبرھن علی خلاف ما ادعت من ترکھا بلا نفقۃ لا تقبل بینتہ لان البینۃ الاولیٰ ترجحت بالقضاء فلا تبطل بالثانیۃ"

(جب ان سے عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا شوہر غائب ہو جائے اور عورت کے لیے خرچ نہ چھوڑ جائے تو انھوں نے جواب دیا جب عورت اس پر دلائل پیش کر کے ثابت کر دے اور فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو میرے خیال میں قاضی اگر فسخ کر دے تو یہ فیصلہ نافذ ہو گا یہ قضا علی الغائب کی قبیل سے ہے اور قضا علی الغیب کے نفاذ میں ہمارے نزدیک دو روایتیں ہیں اس کے نفاذ کی روایت کے مطابق حنفی کو جائز ہے کہ عدت کے بعد اس عورت کا نکاح کسی اور سے کر دے۔ اگر اس کے بعد اس کا خاوند آ جائے اور کہے کہ

اس کے پاس خرچ موجود تھا اور دلائل سے ثابت بھی کردے تو بھی اس کی دلیل قبول نہ کی جائے گی کیوں کہ پہلی دلیل فیصلہ کی وجہ سے راجح ہو چکی ہے وہ دوسری سے باطل نہ ہوگی)

ہدایہ(585/2چھاپہ مصطفائی) میں ہے :

"قال علیہ السلام : {لاضرر ولاضرار في الإسلام} "

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(پہلے پہل) کسی کو نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا)

"نصب الرایۃ لاحدیث الہدایہ (383/2)میں ہے۔

"روی من حدیث عبادۃ بن الصامت وابن عباس وأبي سعید الخدري وأبي ہریرۃ وأبي لبابۃ وثعلبۃ بن مالک وجابر بن عبد اللہ وعائشۃ"

میں کہتا ہوں کہ اسے عبادہ بن صامت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو لبابہ ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے) اور کتاب "ظفر اللاضی بمایجب فی القضاء علی القاضی (ص 127) میں ہے۔

"قد أمر اللہ سبحانہ بإحسان عشرۃ الزوجات، فقال: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ [النساء 19] ونہی عن إمساکہن ضرارًا، فقال: وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا [البقرۃ 231]، وأمر بالإمساک بالمعروف والتسریح بإحسان فقال: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ [البقرۃ 229]، ونہی عن مضارتہن، فقال: وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [الطلاق 6]. فالغائب إن حصل مع زوجتہ التضرر بغیبتہ جاز لہا أن ترفع أمرہا إلی حکام الشریعۃ، وعلیہم أن یخلصوہا من ہذا الضرار القادح، ہذا علی تقدیر أن الغائب ترک لہا ما یقوم بنفقتہا وإنہا لم تتضرر من ہذہ الحیثیۃ بل من حیثیۃ کونہا لا مزدوجۃ ولا أیمۃ، أما إذا کانت متضررۃ بعدم وجود ما تستنفقہ مما ترکہ الغائب، فالفسخ لذلک علی انفرادہ جائز ولو کان حاضرًا، فضلاً عن أن یکون غائبًا، وہذہ الآیات التي ذکرناہا وغیرہا تدل علی ذلک"

(اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ احسان سے رہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اس کا فرمان ہے ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو'' اور انھیں تکلیف دینے کے لیے روکنے سے منع کیا ان کو اچھے طریقے سے رکھ لینے اور نیکی کے ساتھ چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ اس نے فرمایا : ''اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' نیز ان کو تکلیف دینے سے منع کرتے ہوئے فرمایا : ''اور انھیں تکلیف نہ دو۔'' اب جو شخص غائب ہے اور اس کے غیب رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حکام شریعت کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے اور ان حکام کے لیے جائز ہے کہ وہ اس مسلسل ضرر سے اس کو گلو خلاصی کرائیں۔

یہ اس صورت میں ہے جب غائب خاوند نے بیوی کے لیے وہ کچھ چھوڑا ہو جو اس کے نفقے کے قائم مقام بن سکے اب اس کو اس اعتبار سے تو تکلیف نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ وہ شادی شدہ تصور ہوتی ہے نہ بے نکاحی لیکن جب عورت کو اس اعتبار سے ضرر پہنچے کہ غائب خاوند نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ بطور نفقہ استعمال کر سکے تو خالی اس وجہ سے عورت کے لیے نکاح فسخ کروانا جائز ہے درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو تو اس کے غائب ہونے کی صورت میں کیوں جائز نہیں ہو گا؟ مذکورہ بالا آیات اس پر دلالت کرتی ہیں)

نیز اسی صفحہ میں ہے۔

"إذا لم یترک لہا ما یحتاج إلیہ فالمسارعۃ إلی تخلیصہا وفک أسرہا ورفع الضرار عنہا واجبۃ"

(جب شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو جس کی وہ محتاج ہے تو اس کی بیوی کی گلو خلاصی کرانے کے لیے جلدی کرنا اور اس کو آزاد کرا کر اس کی تکلیف کو دور کرنا واجب ہے)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 569

محدث فتویٰ